احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 13 دسمبر 2013ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 13 دسمبر 2013ء 9 صفر 1435 ہجری 13 فتح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 282

اخلاق عالیہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقویٰ کے تمام تقاضوں کے پورا کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کے ساتھ اپنے مولیٰ سے اس کے لئے یوں مدد بھی چاہتے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَساَلُکَ الھُدیٰ ...... (مسلم کتاب الذکر)

یعنی اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت وتقویٰ کا طلبگار ہوں اور عفّت اور غناء چاہتا ہوں۔

اور یہ سب کچھ کر کے بھی ہمیشہ انجام بخیر کے لئے فکرمند رہتے تھے اور یہ دعا کرتے کہ

یَا مُقَلِّبَ القُلُوبِ ...... (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر قائم کر دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ بھی یہ دعا کرتے ہیں جو ہمیں ایمان پر قائم کرنے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا دل رحمان خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے جب خدا چاہے اسے بدل دے۔ اسی سلسلہ میں انجام بخیر کی یہ دعا بھی آپؐ نے سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اَحسِن عَاقِبَتَنَا ...... (مستدرک حاکم)

یعنی اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا انجام بخیر کر اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچا۔

اب ان دو نہایت جامع دعاؤں کا ذکر جو آپؐ نے ہمارے جیسے کمزوروں کے لئے اپنے صحابہ کو سکھائیں۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ آپ نے ڈھیر ساری دُعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد ہی نہیں رہیں تب آپؐ نے صحابہؓ کو یہ جامع دُعا سکھائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَساَلُکَ مِن خَیرِ ...... (ترمذی کتاب الدعوات)

یعنی اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد نے پناہ چاہی۔ تو ہی ہے جس سے مدد چاہی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دُعا کا پہنچانا لازم ہے اور کوئی طاقت یا قوت حاصل نہیں مگر اللہ کو۔

حضرت ابوامامہؓ کی ہی روایت ہے کہ رسولؐ اللہ ہماری مجلس میں تشریف لائے ہم احتراماً کھڑے ہوئے اور دعا کی درخواست کی۔ آپؐ نے دُعا کی۔ ہم نے مزید دعا چاہی تو فرمایا اِسی دُعا میں تمہارے لئے ساری دعائیں جمع ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اغفِرلَنَا وَارحَمنَا ...... (ابن ماجہ کتاب الدعاء باب دعاء رسول اللہ)

یعنی اے اللہ! ہمیں بخش دے، ہم پر رحم کر، ہم سے راضی ہو اور ہم سے (دعائیں وعبادتیں) قبول کر اور ہمیں جنت میں داخل کر اور آگ سے بچا اور ہمارے سب کام تو خود بنا دے۔

ہم اسی کے ہوگئے

ہم اسی کے ہوگئے ہیں جو ہمارا ہو گیا
چھوڑ کر دنیائے دُوں کو ہم نے پایا وہ نگار

دوستی بھی ہے عجب جس سے ہوں آخر دوستی
آملی الفت سے الفت ہو کے دو دل پرسوار

دیکھ لو میل و محبت میں عجب تاثیر ہے
ایک دل کرتا ہے جھک کر دوسرے دل کو شکار

(درثمین)

ضرورت سٹاف

نظارت تعلیم کے تحت ڈگری کالج کیلئے مندرجہ ذیل آسامیوں پر درخواستیں درکار ہیں۔

کلرک: (مرد اور خاتون) کل آسامیاں: 2

تعلیمی قابلیت: کم ازکم گریجوایشن+ کمپیوٹر ڈپلومہ

دیگر قابلیت: کمپیوٹر ٹائپنگ (انگلش اور اردو) اور اکاؤنٹس میں مہارت۔

نوٹ: دونوں آسامیوں پر سلیکشن بذریعہ انٹرویو کی جائے گی۔ تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیمی قابلیت کو فوقیت دی جائے گی۔

خواہشمند خواتین و افراد درخواست جمع کرواسکتے ہیں۔ درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا درج ذیل ویب سائٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔

www.nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

بیت بازی

(مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مجلس مشاورت 2013ء کی تجویز نمبر 2 بابت اردو زبان کے فروغ کے تحت شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام خدام کے مابین بیت بازی کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس مقابلہ میں اول دوم سوم آنے والی ٹیم کو انعام دیا جائے گا۔ اضلاع سے گزارش ہے کہ مجالس اور ضلع کی سطح پر مقابلہ جات کے بعد ٹیم کے نام 31 جنوری 2014ء تک مرکز بھجوا دیں۔ مرکزی مقابلہ فروری میں منعقد کروایا جائے گا۔

نصاب، درثمین، کلام محمود، کلام طاہر اور درعدن پر مشتمل ہوگا۔ ہر ضلع سے ایک ٹیم شامل ہوگی اور دو خدام پر مشتمل ہوگی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب جرمنی

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام۔ علیک الصلوٰۃ علیک السلام

وہ سزا کی بجائے تحفہ لے کر رخصت ہوا

انسان آخر انسان ہے۔ اسے خطا کا پُتلا یوں ہی تو نہیں کہا جاتا۔ کبھی بھول جانے کے سبب، کبھی سمجھنے میں غلطی سے تو کبھی لاعلمی کی بنا پر وہ غلطی کرتا ہی رہتا ہے۔ لیکن ایک بڑی تعداد ہماری ان غلطیوں کی ہوتی ہے جو انسان جانتے بوجھتے کرتا ہے۔ اس کا سبب اکثر کوئی وقتی نفسانی جوش ہوتا ہے۔ کسی ساعت ناسعد میں انسان ایک بات کو غلط جانتے ہوئے بھی کر گزرتا ہے۔ آج اس سے ایسی ہی ایک غلطی ہوگئی تھی۔ اب کیا کروں؟ بار بار وہ اپنے آپ سے یہی سوال پوچھتا تھا۔ تیر کمان سے نکل چکا تھا اور وقت کا پہیہ واپس گھومنے والا نہ تھا۔ گناہ پر احساس شرم و ندامت نے اسے ہر طرف سے آن گھیرا۔ خدا تعالیٰ کا رعب دل میں خیمہ زن ہوا تو خوف و پریشانی کی کچھ ایسی حالت اس پر طاری ہوئی کہ اس نے جانا کہ وہ گویا آگ میں ڈال دیا گیا ہے۔ تب بلا اختیار اور دیوانہ وار وہ اپنے آقا کی طرف دوڑا۔

اس کا آقا ایسا ہی تھا۔ لوگ ہر ایک دینی و دنیاوی مصیبت اور پریشانی میں بھاگ بھاگ کر اس کے پاس جاتے اپنے غم اور مشکلات کا بوجھ اس کے سامنے ہلکا کرتے اور پھر مطمئن ہو جاتے۔ وہ جانتے تھے کہ اب ان سے زیادہ وہ ان کی فکر کرے گا۔ وہ عجیب آقا تھا۔ رات کی تنہائیوں میں وہ سب سے چھپ کر، کبھی اپنے حجرے کا در بند کر کے، کبھی کسی قبرستان کے سناٹے میں، کبھی کسی خاموش ویرانے میں وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوتا تھا۔ ہر رات محبت کی اس لازوال داستان کا ایک نیا باب رقم کیا جاتا۔ ایک نئے انداز میں وہ بندگی و فدائیت کا اظہار کرتا اور ایک نئے انداز میں اسے قبول کیا جاتا۔ محبت و وفا کے پاک چشمے اس کے دل سے پھوٹنے لگتے اور وہ قصہ دل کو دراز کرتا چلا جاتا۔ راز و نیاز کے ان مقدس لحات میں، جب وہ آرام کر رہے ہوتے تھے، وہ ان کے لئے تڑپا کرتا۔ اپنے رب کے حضور اس کی وہ عاجزانہ درخواستیں اور سفارشیں، ان کی خاطر اس کی دردناک آہ و زاریاں، ان کے لئے اس کا یوں قطرہ قطرہ پگھلنا، قبول کیا جاتا اور ان کی دینی و دنیاوی مشکلات کے دور ہونے کا موجب ہوتا۔

اس پریشانی اور تکلیف کی حالت میں وہ اس شہنشاہ دو عالم کے دربار میں حاضر ہوا جس کا نہ تاج تھا نہ کوئی تخت، نہ محل نہ ہی کوئی دربان۔ بلا تکلف اور بے دھڑک غلام اس کے حضور آتے اور قرار دل و سکون جاں پاتے۔ آنحضور ﷺ اس وقت مقدس صحابہ کے درمیان تشریف رکھتے تھے۔ نامعلوم علم و حکمت کے کون سے موتی اس وقت بانٹے جا رہے تھے۔ اس کی پریشانی اور بے چینی اب حد سے سوا تھی۔ جاتے ہی دردِ دل و باصد افسوس عرض کیا حضور میں تو جل گیا۔ آپ ﷺ تو پرندوں اور جانوروں کی تکلیف پر بے چین ہو کر دادرسی فرمانے والے تھے وہ تو پھر ایک مخلص غلام تھا۔ فوراً توجہ فرمائی اور دریافت فرمایا کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا کہ روزہ توڑ بیٹھا ہوں۔ فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ وہ غریب بھلا غلام کہاں سے آزاد کرتا؟ عرض کیا کہ نہیں۔ فرمایا کیا تم دو ماہ مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ کہنے لگا حضور پہلے روزہ ہی کا تقاضا پورا نہ کر سکنے سے ہی تو یہ مصیبت مجھ پر آئی دو ماہ مسلسل روزے رکھنے کی طاقت نہیں پاتا۔ فرمایا کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ عرض کیا نہیں اس کی بھی استطاعت نہیں۔ آپ ﷺ نے اب سکوت فرمایا۔ وہ ایک جانب بیٹھ کر اپنے معاملہ کے فیصلہ کا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کی یہ گھڑیاں اس کے لئے کس قدر سخت تھیں، یہ تو وہ ہی جانتا تھا لیکن اس کی آواز میں موجود درد، اس کے چہرے کے تاثرات، صاف اس کے دل کی کتھا سنا رہے تھے۔ آنحضور ﷺ کی خاموشی بلاوجہ نہ تھی۔ دعا جو تقدیروں کو بدل سکتی ہے کا خاموش سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔

آنحضور ﷺ کی ہر حرکت و سکون میں ایک عجیب نور فراست پایا جاتا ہے۔ اسی لئے آپ کے فیصلے عام منصفوں اور قاضیوں سے یکسر مختلف واقع ہوئے ہیں۔ ان پر غور کرنے سے حکمت کے چشموں تک رسائی ممکن ہو جاتی ہے۔ شریعت کے آپ ﷺ ہی پاسبان تھے۔ شرعی تقاضا کے مطابق ایک کے بعد ایک امر کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ دوسری طرف اس کی حالت آپ ﷺ خوب پہچانتے تھے، تب ہی تو سوالیہ انداز میں بار بار فرماتے جاتے کہ کیا اس بات کی استطاعت ہے؟ اس بات کی استطاعت ہے؟ یوں نہیں کہ آپ ﷺ فرماتے اس غلطی کی یہ سزا ہے اور پھر وہ عرض کرتا کہ حضور اس کی استطاعت نہیں تو آپ ﷺ دوسری سزا بیان فرماتے۔

شریعت اسلامی کی اصل غرض و غایت انسان کی اصلاح ہے نہ کہ ایذا دہی۔ شرعی قوانین کی پابندی تو بہر حال لازم ہے لیکن شریعت کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اور اصلاح کو مدنظر رکھتے ہوئے جس حد تک نرمی کی گنجائش ہوتی، آپ ﷺ ہمیشہ اس کی جانب راغب ہوتے۔

غریب آدمی تو اب اطمینان سے خاموش بیٹھا تھا جبکہ آپ ﷺ اس کے لئے فکر مند تھے اور کیوں نہ ہوتے؟ یہی آپ ﷺ کی سرشت تھی۔ لعلك باخع نفسك کی گواہی آپ ﷺ ہی کے لئے تو دی گئی تھی۔ درحقیقت اگر قاضی مجرم کے لئے سچی اور دلی ہمدردی رکھتا ہو، جو اس کے لئے دعا میں بھی ڈھلے، تو یہ امر مجرم کی اصلاح کا ایک بڑا ذریعہ بن سکتا ہے وگرنہ سزا کئی دفعہ اصلاح کی بجائے غصہ اور بغاوت پر اُکسانے کا موجب ہو جاتی ہے۔ شائد یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے ماں کی ڈانٹ سن کر پھر اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں کیونکہ ان کی فطرت پہچانتی ہے کہ اس کی ڈانٹ درحقیقت پیار کا ایک سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

قانونی تقاضا پورا کرنا لازم تھا اور یہ بھی ظاہر کہ اس غریب کو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت نہیں۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ دعائیں رنگ لائیں اور ایک شخص کھجوروں کی ایک ٹوکری لئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا حضور حاضر ہوں۔ فرمایا جاؤ یہ کھجوریں مساکین کو کھلا دو۔ اب اس کے ہوش ٹھکانے آئے۔ خوف اور پریشانی کم ہوئے تو اسے اٹھکیلیاں کرنے کی سوجھی۔ عرض کیا کہ کیا اپنے سے بھی زیادہ غریبوں کو کھلاؤں؟ بخدا ان پہاڑوں کے بیچ میرے گھر سے زیادہ غریب گھر کوئی نہ ہوگا۔ کہاں تو وہ حالت ندامت و پشیمانی کہ آگ میں جلا جا رہا تھا اور کہاں یہ بیباکیاں۔ آپ ﷺ خوب جانتے تھے کہ یہ ناز و پیار آپ ﷺ کے ساتھ ہی مخصوص ہیں۔ مادر مہربان کی طرح اس کی بات پر آپ ﷺ پیار سے مسکرانے لگے۔ اس قدر تبسم فرمایا کہ دندان مبارک ہویدا ہو گئے۔ فرمایا اچھا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلاؤ۔ آیا تو وہ اپنے گناہ کی سزا پانے تھا لیکن ساٹھ آدمیوں کا کھانا ساتھ لئے خوشی خوشی گھر سدھارا۔

اس واقعہ سے یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ گویا غرباء کو روزہ توڑنے کی چھوٹ مل گئی ہے۔ اس غریب شخص نے درحقیقت اپنی غلطی سے توبہ کر لی تھی۔ غلطی کا نتیجہ اس کے لئے اس طرح عیاں تھا کہ اس نے عرض کیا تھا کہ حضور میں تو جل گیا۔ یہ نہ کہا کہ مجھ سے غلطی یا گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ عذر، بہانے ترک کر کے وہ اپنے قصور کا اقراری تھا۔ اس پر ندامت اور پریشانی اتنی کہ خود کو آگ میں دیکھتا تھا۔ آپ ﷺ بھی اس کی اس حالت کو جانتے تھے اسی لئے فرمایا وہ جلنے والا کہاں ہے؟ نہ یہ کہ روزہ توڑنے والا کہاں ہے؟ غربت کے باوجود ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی سزا شرعی قانون کے عین مطابق دی گئی۔ البتہ آپ ﷺ نے یہ دیکھتے ہوئے کہ وہ اصلاح پذیر ہے اور امداد کا حقدار، اس سزا کے پورا کرنے میں اس کی مدد فرمائی۔

ماخذ:

صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اذا جامع فی رمضان، مطبوعہ دار ابن کثیر، دمشق، سوریا، 2002ء۔

ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، کتاب الصوم، جلد 5 صفحہ 309، مطبوعہ دار الطیبۃ، ریاض، سعودیہ 2005ء۔

صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تغلیظ تحریم الجماع فی نہار رمضان علی الصائم، مطبوعہ دار المغنی، ریاض، سعودیہ، 1998ء۔

حضور کی دعا

حضرت مصلح موعود نے دسمبر 1915ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا تھا کہ جسمانی بیماریوں کے لئے تو مجھے لکھتے ہیں مگر روحانی بیماریوں سے شفا پانے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ایک صاحب نے درخواست کی کہ مجھے افیون کھانے کی عادت ہے۔ دعا فرمائیے یہ عادت چھٹ جائے۔ حضور نے دعا و عقد ہمت سے توجہ تام فرمائی یہ صاحب چالیس برس سے اس کے عادی تھے۔ دن میں چار بار کھاتے۔ ساٹھ گولیوں تک نوبت پہنچ چکی تھی اور اس سے دگنی کرنے طاقت و خواہش اپنے اندر پاتے تھے۔ دعا کے بعد انہوں نے افیون کم کرنی شروع کی۔ بعض لوگوں نے انہیں کہا کہ اگر چھوڑ دو گے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے حالات بھی کچھ ایسے ہی تھے مگر خدا نے فضل کیا اور 20/اپریل کو انہوں نے اطلاع دی ہے کہ اللہ کریم جلشانہ کے خاص فضل سے جس کی جاذب حضور انور کی خاص دعائیں ہیں چار یوم سے افیون بالکل ترک کر چکا ہوں۔ اس وقت تک کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور نہ افیون کھانے کی خواہش ہی دل میں گزری۔ **یہ نشہ میرا جزو بدن ہو چکا تھا اور میں اور میرے واقف کار اس کا چھوٹنا ناممکن سمجھتے تھے۔ آپ کی دعاؤں نے ممکن کر دیا۔ اب افیون کا تمام خرچ ماہواری اشاعت دین میں دیا کروں گا۔** یہ صاحب ہفتہ میں دو یا تین بار دعا کے لئے یاد دلاتے تھے۔ آخری خط میں انہوں نے لکھا اب دو گولیاں رہ گئی ہیں ان کے چھوڑنے سے تو جان جانے کا خوف ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ میں دعا کر رہا ہوں اور وہ وقت قریب ہے کہ آپ یہ بھی چھوڑ دیں اس کے آٹھ دس روز بعد مذکورہ بالا خط آیا۔

(الفضل 25/اپریل 1916ء ص 1)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال مذہبی رواداری

ہر قسم کے امن اور سلامتی کی راہیں دکھانے والا عدیم النظیر نمونہ

(قسط اول)

مکرم جمیل احمد بٹ صاحب

آنحضرت ﷺ خلق عظیم کے حامل تھے اور قرآن کریم میں آپ کے طریق کو سب کے لئے اسوۂ حسنہ فرمایا گیا ہے۔ اس مبارک اسوہ کا ایک رخ آپ ﷺ کی بے مثال مذہبی رواداری اس مضمون کا موضوع ہے۔

آنحضرت ﷺ کو اپنی حیات طیبہ میں بے دینوں اور مشرکین کے علاوہ دیگر مذاہب کے ماننے والوں صابیوں، مجوسیوں، عیسائیوں اور یہود سے واسطہ پڑا۔ ان سب سے ہر معاملہ میں آپ نے شاندار حسن سلوک فرمایا اور یوں مذہبی رواداری کی عظیم مثالیں قائم ہوئیں۔

آپ کا یہ نیک نمونہ آپ کے اپنے روشن اصولوں کے مطابق تھا جن کی آپ نے حریتِ ضمیر اور آزادی مذہب کے قیام کے لئے تعلیم دی۔ ہر قسم کی تنگ نظری، تعصب اور انتہا پسندی کو مٹا کر دنیا میں بلا امتیاز مذہب وعقیدہ انسان دوستی کو قائم کرنے والے ان رہنما قرآنی اصولوں میں سے دس یہ ہیں:

1۔ طاقت کا استعمال ممنوع ہے

دین حق میں عقائد منوانے، مذہبی معاملات کے پھیلانے یا ان پر عمل کروانے کے لئے کسی بھی قسم کا جبر وتشدد ممنوع ہے اور اس کی روشن تعلیم یہ ہے کہ:

لا اکراہ فی الدین (بقرہ:257)

ترجمہ: دین میں جبر نہیں۔

2۔ ہر شخص کو مذہبی آزادی

دین میں جبر نہ ہونے کا ایک اظہار یہ آزادی ہے کہ ہر شخص جو مذہب چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

ترجمہ: جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کردے۔

(کہف:30)

3۔ ارتداد پر دنیا میں کوئی مواخذہ نہیں

اسی آزادی کے تحت اگر کوئی شخص دین حق قبول کرتا ہے اور پھر اس سے ارتداد کر لیتا ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں کرتا اور یہی فرماتا ہے کہ ایسے لوگ اس جرم کی سزا آخرت میں پائیں گے۔ چنانچہ ارشاد ہوا:

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے پھر انہوں نے انکار کر دیا پھر ایمان لائے پھر انکار کر دیا پھر کفر میں (اور بھی) بڑھ گئے۔ اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کر سکتا۔ (نساء:138)

4۔ مذہبی پیشواؤں کی حرمت

ہر مذہب کو ماننے والے اپنے پیشواؤں کو قابل احترام گردانتے ہیں۔ قرآن کریم مومنوں کو یہ تعلیم دے کر کہ ہر قوم میں پیغمبر بھیجے گئے ہیں ان سب کے احترام کو قائم کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور ہر ایک قوم کے لئے ایک ہادی ہے۔

(رعد:8)

5۔ دوسرے مقدسین کو برا کہنے کی ممانعت

عدم احترام کے نتیجہ میں پیدا ہو سکنے والے فساد کو روکنے کے لئے قرآن مومنوں کو انہیں بھی برا کہنے سے روکتا ہے جنہیں مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں۔ یہ قرآنی حکم اس طرح ہے:

ترجمہ: اور تم انہیں جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں گالیاں نہ دو۔ ورنہ تو وہ دشمن ہو کر جہالت کے سبب اللہ کو گالیاں دیں گے۔

(انعام:109)

6۔ مشترک عقائد کی بنیاد پر تعاون کی تعلیم

اختلاف مذہب کے باوجود قرآن کریم افراد اور اقوام کے باہم تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور اس کے لئے یہ روشن اصول مقرر کرتا ہے کہ مشترک باتوں کو اہمیت دے کر اس تعاون کو فروغ دیا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

ترجمہ: تو کہہ دے اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ (آل عمران:65)

7۔ بلالحاظ مذہب عدل کا حکم

قرآن کریم مذہب کی بنیاد پر ناانصافی کا مخالف ہے اور اختلاف عقیدہ کے باوجود مومنوں کو سختی سے عدل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

ترجمہ: اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کر دے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو۔ (مائدہ:9)

8۔ بلا امتیاز تعاون برائے قیام امن

قرآن کریم اختلاف عقیدہ کو باہم تعاون اور خاص طور پر قیام امن کی راہ میں روک بنانے سے منع فرماتا ہے اور اس بارے میں مومنوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ:

ترجمہ: اور مشرکوں میں سے اگر کوئی تجھ سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دے۔ (توبہ:6)

9۔ غیروں کی خوبیوں کا کھلا اعتراف

اختلاف عقیدہ کے باوجود دوسروں کی خوبیوں کا برملا اعتراف قرآن کریم کی ایک اور روشن تعلیم ہے۔ چنانچہ عملاً مخالف اہل کتاب میں پائی جانے والی ایک خوبی قرآن کریم نے ہمیشہ کے لئے یوں محفوظ فرمائی:

ترجمہ: ان اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں کہ ان کے پاس ڈھیروں ڈھیر مال بھی بطور امانت رکھ دو تو وہ تمہیں واپس کر دیں گے۔

(آل عمران:76)

10۔ غیروں سے حسن سلوک کی تعلیم

مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے مابین پُرامن اور خوشگوار تعلقات کے قیام کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کے ساتھ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو امن پسند غیروں سے حسن سلوک، منصفانہ برتاؤ اور احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس اعلیٰ تعلیم کے الفاظ ہیں:

ترجمہ: جنہوں نے تم سے دین کے معاملہ میں قتال نہیں کیا اور نہ تمہیں بے وطن کیا، ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کے ساتھ برتاؤ کرنے سے اللہ تمہیں نہیں روکتا۔ (ممتحنہ:9)

حیرت انگیز وسیع النظری کے حامل ان اصولوں پر پورا عمل کھلے اور محبت بھرے دل ہی کر سکتے ہیں اور چونکہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے زیادہ شفیق اور محبت کرنے والے وجود تھے۔ اس لئے آپ نے ان اصولوں کو اپنا کر مذہبی رواداری کا ایسا عظیم اظہار فرمایا جو رہتی دنیا تک اس راہ پر چلنے والوں کے لئے نمونہ رہے گا۔ آپ کی حیات طیبہ ایسے پیارے واقعات سے پر ہے۔ ان میں سے چند نو عناوین کے تحت درج ذیل ہیں:

1۔ عام تمدنی اور معاشرتی تعلقات

i۔ سب کو سلام: دین حق امن اور سلامتی کا مذہب ہے اس کا ہر آن اظہار وہ سلام ہے جس کا باہم ملاقات پر اظہار ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس سلام کو عام کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اَفشُوا السّلام ۔ یعنی سلام کو پھیلاؤ۔ یہ حکم عام ہے اور اس میں پہلے سے جان پہچان کی بھی کوئی شرط نہیں جیسا کہ ایک اور حدیث میں فرمایا:

وَتَقرَا السَّلامَ عَلیٰ مَنْ عَرَفتَ وَمَنْ لّمْ تَعرِفْ ۔ (بخاری کتاب الاستئذان)

یعنی سلام کر وان کو جن کو تو پہچانتا ہے اور جن کو تو نہیں پہچانتا۔

آپ خود بھی سلام کہنے میں مومن اور کافر میں بھی کوئی فرق نہ کرتے جیسا کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ:

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ مدینہ میں ایک گروہ کے پاس سے گزرے جن میں یہودی اور مشرک بھی تھے آپ ﷺ نے انہیں السلام علیکم کہا

(بخاری کتاب الاستئذان)

ii۔ مہمان نوازی: آنحضرت ﷺ کافروں

کی مہمان نوازی بھی کھلے دل سے فرماتے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ: ایک دفعہ ایک غیر مسلم آنحضرت ﷺ کے ہاں مہمان ہوا۔ آپ نے اسے بکری کا دودھ دوھ کر دیا لیکن وہ سیر نہ ہوا۔ پھر دوسری بکری کا دودھ پیش کیا پھر بھی اس کی تسلی نہیں ہوئی۔ اس پر تیسری، چوتھی یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ آپ ﷺ اس کی اس حرص پر مسکرائے لیکن مہمان سے کوئی بات نہ کی۔ (ترمذی کتاب الاطعمہ)

iii۔ دعوت قبول کرنا: آنحضرت ﷺ غیر مسلموں کی دعوت بھی قبول کر لیتے اور ان کے ساتھ اور ان کے برتنوں میں کھانے پینے میں کوئی عار نہ جانتے جیسا کہ درج ذیل واقعات سے ظاہر ہے:

خیبر کی ایک یہودی عورت زینب بنت حرث نے آپ کی خدمت میں بکری کے بھنے ہوئے گوشت کا تحفہ پیش کیا آپ نے اسے قبول فرمالیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں زہر ملا ہوا تھا۔

(سیرت حلبیہ اردو۔ جلد سوئم نصف اول صفحہ 180 مطبوعہ دارالاشاعت کراچی 1999ء)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور جَو کی روٹی اور چربی پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعوت قبول فرمائی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ نمبر 211 بحوالہ اسلام اور غیر مسلم رعایا از ملک سیف الرحمٰن صاحب صفحہ نمبر 20)

iv۔ تحفہ قبول کرنا۔ آنحضرت ﷺ غیر مسلموں کا تحفہ بھی قبول کر لیتے۔ ایسا ایک واقعہ درج ذیل ہے:

یہود ان بنونضیر میں سے مخریق نامی ایک یہودی نے مرتے وقت اپنے سات باغ آنحضرت ﷺ کے نام بطور ہبہ وصیت کئے۔ جو آنحضرت ﷺ نے قبول فرمائے۔ (روض الانف جلد 2 صفحہ 143)

v۔ عیادت: مولانا شبلی نعمانی اور مولانا سلیمان ندوی نے سیرت النبی ﷺ پر اپنی کتاب میں لکھا ہے:

بیماروں کی عیادت میں دوست و دشمن، مومن و کافر کسی کی تخصیص نہ تھی۔

(سیرۃ النبی ﷺ جلد دوم صفحہ 259 مطبوعہ اسلامی کتب خانہ لاہور طبع چہارم)

ایک دفعہ مدینہ میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہوگیا۔ آنحضرت ﷺ کو اس کا علم ہوا تو عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کی حالت کو نازک پا کر اسے تبلیغ فرمائی اور فرمایا خدا کا شکر ہے کہ ایک روح آگ کے عذاب سے نجات پا گئی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب عیادت المشرک)

vi۔ جنازہ کا احترام: آنحضرت ﷺ جنازوں کے احترام میں مسلم اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہ کرتے۔ چنانچہ بخاری میں درج ہے:

شام کی فتح کے بعد دو صحابہ ایک جنازہ کو دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ ایک نئے مسلمان نے تعجب کیا اور کہا یہ تو ایک عیسائی کا جنازہ تھا۔ انہوں نے جواب دیا ہاں ہم جانتے ہیں مگر آنحضرت ﷺ کا یہی طریق تھا۔ ایک بار ایک جنازہ کے احترام میں آپ کھڑے ہو گئے تو کسی نے کہا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو فرمایا: کیا یہودی انسان نہیں ہوتے! اور کیا ان میں خدا کی پیدا کی ہوئی جان نہیں؟

(بخاری کتاب الجنائز۔ باب مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ الیَھُودی)

vii۔ مردوں کا احترام: انسانی لاشوں کے احترام میں بھی آپ ﷺ کا یہی اصول تھا اور مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تمیز نہ تھی جیسا کہ درج ذیل واقعات سے ظاہر ہے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ کئی سفر کئے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ نے کسی انسان کی نعش پڑی دیکھی ہو اور اسے دفن نہ کروایا ہو۔ کبھی یہ نہیں پوچھا کہ یہ مسلمان ہے یا کافر۔

(مستدرک حاکم جلد 1)

بدر میں ہلاک ہونے والے 24 مشرک سرداروں کو بھی آپ ﷺ نے خود میدان بدر میں ایک گڑھے میں دفن کروایا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی)

غزوہ احزاب میں ایک مشرک سردار نوفل بن عبداللہ خندق میں گر کر ہلاک ہو گیا۔ مشرکین مکہ نے اس کی لاش کے بدلے دس ہزار درہم کی پیش کش کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ان کا مردہ واپس لوٹا دو، ہمیں نہ اس کے جسم کی ضرورت ہے اور نہ قیمت کی۔ (ابن ہشام جلد 3 صفحہ 273)

viii۔ پڑوسی کے حقوق: پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں دین حق کی روشن تعلیم ہے کہ:

احسان کرو رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں پر۔ (نساء:37)

یہ تعلیم مسلم اور کافر میں کوئی فرق نہیں کرتی اور ویسے بھی آنحضرت ﷺ اور صحابہؓ کے بیشتر پڑوسی مسلمان نہ تھے۔ پھر آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق یہ تعلیم ایسے پڑوسی کے لئے بھی ہے جو غیر مخالف اور بدسلوکی کرنے والا ہو۔ جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے ظاہر ہے:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ابولہب اور عتبہ میرے پڑوسی تھے اور میں ان کی شرارتوں میں گھرا ہوا تھا۔ یہ لوگ مجھے تنگ کرنے کے لئے غلاظت کے ڈھیر میرے دروازے پر ڈال دیتے۔ میں باہر نکلتا تو خود اس غلاظت کو راستہ سے ہٹاتا اور صرف اتنا کہتا:

اے عبد مناف کے بیٹو! کیا یہی حق ہمسائیگی ہے؟

(طبقات ابن سعد جزو اول)

ix۔ چھینک پر دعا: چھینک پر دعا کی تعلیم ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اس تعلیم پر ایک یہودی کے حق میں عمل کا ایک واقعہ درج ذیل ہے۔

کسی یہودی کو رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں چھینک آجاتی تو آپ اسے یہ دعا دیتے۔ کہ اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال اچھا کر دے۔

(سیوطی)

x۔ لین دین: لین دین رکھنے اور معاملہ کرنے میں بھی آنحضرت ﷺ نے مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کیا۔

یہود مدینہ سے آخر وقت تک آنحضور ﷺ کا لین دین اور معاملہ رہا۔ بوقت وفات بھی آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس 30 صاع غلّے کے عوض رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری کتاب المغازی)

2۔ بلا امتیاز خدمت

آنحضرت ﷺ بنی نوع انسان سے عام محبت کرتے اور آپ کا دامن شفقت سب کیلئے پھیلا رہتا۔ آپ کے اس لطف و کرم سے اپنے اور غیر سب فیض اٹھاتے۔ دوسروں کے کام آنے کیلئے آپ ﷺ مسلم اور غیر مسلم کا کوئی فرق نہ کرتے۔

آپ ﷺ کا ایک بوڑھی عورت کا بوجھ اٹھا کر اس کی مدد کرنا ایک ایسا واقعہ ہے جو بچہ بچہ کے علم میں ہے۔ یہ عورت غیر مسلم تھی اور آپ ﷺ کو جادوگر جان کر ڈر کر اپنا گھر چھوڑ کر جارہی تھی۔

اسی طرح ایک اور واقعہ عام ہے۔ جس میں آپ نے مکہ میں نو وارد اراشی نامی ایک شخص کا حق دلانے کے لئے اپنے ایک جانی دشمن ابوجہل کے در پر دستک دی۔ یہ نو وارد غیر مسلم بھی تھا اور اجنبی بھی۔

3۔ بلا امتیاز عدل و انصاف

اختلاف عقیدہ انصاف کرنے کی راہ میں روک نہ بنے۔ یہ قرآنی حکم ہے جس پر آنحضرت ﷺ نے حیرت انگیز طور پر عمل فرمایا۔ درج ذیل چند واقعات اس کا نمونہ ہیں

i۔ یہودی قرض خواہ: ایک موقع پر ایک یہودی قرض خواہ نے آنحضرت ﷺ سے قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے گستاخی کے کلمات کہے اور آنحضور ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر اتنے بل دئے کہ چہرہ مبارک کی رگیں اُبھر آئیں۔ حضرت عمرؓ نے جو اس موقع پر موجود تھے سختی سے اس یہودی کو ڈانٹ کر روکا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا، 'عمر! تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔ تمہیں چاہئے تھا کہ اس کو نرمی سے سمجھاتے اور تمہیں مجھے یہ کہنا چاہئے تھا کہ میں قرض وقت پر ادا کروں۔

بعد ازاں قرض کی ادائیگی کے ساتھ کچھ زائد کھجور اس سخت کلام کو تاوان کے طور پر ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ (مستدرک حاکم)

ii۔ خیبر کے یہود کے حق میں فیصلہ: آپ کے ایک صحابی محیّصہ خیبر میں شہید کر دئے گئے۔ ان کے ورثاء رسول اللہ ﷺ کے پاس قصاص کا دعویٰ لے کر آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم قسم کھا کر قاتل کا تعین کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم تو وہاں پر موجود نہ تھے اس لئے ہم کیسے قسم کھا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ثبوت کے بغیر قصاص کیسے ممکن ہے؟ اب صرف یہی صورت ہے کہ خیبر کے یہودی جن پر تمہیں شبہ ہے قانون کے مطابق پچاس قسمیں کھائیں کہ انہیں قاتل کا علم نہیں۔ ورثاء نے کہا کہ ان یہودیوں کا کیا اعتبار؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ باز پرس کی اجازت نہیں۔ کیونکہ قانون میں کسی امتیاز کی گنجائش نہیں۔ اس کے بعد آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا کر دی۔ (بخاری کتاب الجہاد)

iii۔ بنونضیر کو بچوں کو ساتھ لے جانے کی اجازت: جب بنونضیر کو ان کی غداری اور فتنہ انگیزی کی سزا میں مدینہ سے جلا وطن کیا گیا اور انہوں نے اپنے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جانا چاہا جو انصار کی اولاد تھے مگر زمانہ جاہلیت میں منت ماننے کے نتیجہ میں یہودی بنا دئے گئے تھے۔ تو انصار نے انہیں مدینہ میں روک لینا چاہا۔ معاملہ پیش ہونے پر آنحضرت ﷺ نے انصار کے خلاف فیصلہ فرمایا۔ ارشاد ہوا، جو شخص بھی یہودی ہے اور جانا چاہتا ہے ہم اسے روک نہیں سکتے' اور بنونضیر کو مسلمان انصار کے ان قبل اسلام بچوں کو ان کے ہمراہ لے جانے کی اجازت دے دی۔

(ابوداؤد، کتاب الجہاد)

iv۔ خیبر کے یہود کے گلہ کی واپسی: جنگ خیبر کے محاصرہ کے دوران ایک یہودی رئیس کا گلہ بان مسلمان ہو گیا۔ یہودی رئیس کا گلہ اس کے ہمراہ تھا جس کے بارے میں اس نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا! یا رسول اللہ ﷺ ان بکریوں کا میں کیا کروں؟ فرمایا! ان کا منہ قلعہ کی طرف کر کے ہانک دو ایسا ہی کیا گیا۔

(سیرت حلبیہ اردو جلد سوئم نصف اول صفحہ 137-138 دارالاشاعت کراچی 1999)

یہ حالت جنگ میں غیر مسلم دشمن کے لئے خوراک کے ذخیرہ کی فراہمی تھی لیکن چونکہ انصاف کا تقاضا یہی تھا اس لئے آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔

مکرم ندیم احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی سیرت کے بعض روشن پہلو

خدا کے فضل سے میں اپنے خدا اور اس کی تقدیر پر پورے شرح صدر کے ساتھ راضی ہوں

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے فرزند تھے آپ کی پیدائش سے پانچ ماہ قبل حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بشارات سے نوازا اور اس نے آپ سے ہم کلام ہوتے ہوئے فرمایا:

’’تیرا کام تجھے حاصل ہو جائے گا اور خدا تیرے منہ کو بشاش کرے گا اور تیرے برہان کو روشن کر دے گا اور تجھے ایک بیٹا عطا کرے گا اور فضل تجھ سے قریب کیا جائے گا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ نمبر 266)

اس الہام میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آپ کے مشن کی تکمیل کا موجب بیان فرمایا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے بھی یہ پیش خبری دنیا کے سامنے شائع فرما دی تھی کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ میرے ہاں

’’وہ اولاد پیدا کرے جوان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلائے۔‘‘

(تریاق القلوب۔ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ نمبر 275)

چنانچہ ان پیش خبریوں کے مطابق آپ 30 / اپریل 1893ء کو پیدا ہوئے آپ کی ولادت کو اور آپ کے وجود کو حضرت مسیح موعود نے ایک نشان کے طور پر لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا:

’’پینتیسواں نشان یہ ہے کہ پہلا لڑکا محمود احمد پیدا ہونے کے بعد میرے گھر میں ایک اور لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے مجھے بشارت دی اور اس کا اشتہار بھی لوگوں میں شائع کیا گیا چنانچہ دوسرا لڑکا پیدا ہوا اس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 227)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو اولاد کی بشارت صرف اسی صورت میں دیتا ہے جبکہ ان کا صالح ہونا مقدر ہو۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578)

ہم جانتے ہیں کہ آپ بلاشبہ حضرت اقدس کی اولاد مبشرہ میں سے تھے اور آپ کی ولادت سے قبل ہی خدا نے اپنے مسیح موعود کو آگاہ کر دیا تھا اب خاکسار آپ کی سیرت کے حوالے سے چند واقعات و تحریرات پیش کرے گا۔

عشق الٰہی

مولوی برکات احمد راجیکی صاحب ابن حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان کرتے ہیں۔

چھ سات سال کی بات ہے کہ خاکسار آپ کی خدمت میں حاضر تھا رمضان کو گزرے ابھی چند دن ہی ہوئے تھے تو آپ اپنے محبت الٰہی اور راز و نیاز کے تعلق کو بیان فرما رہے تھے کہ رمضان کے شروع ہونے سے پہلے میں نے خدا سے روزوں کے قبول کرنے کے لئے دعا کی اور یہ دعا کی کہ قبولیت کا نشان بھی ظاہر فرما چنانچہ خدا نے میری دعا قبول فرمائی اور تمام روزے قبول فرمائے اور نشان ظاہر فرمایا۔

محترم مولانا محمد یعقوب صاحب فاضل کا بیان ہے کہ مولانا برکات احمد راجیکی نے اس واقعہ کی تفصیل یہ بھی بیان فرمائی کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ دعا فرمائی تھی:

’’میرا ہر روزہ مقبول ہو جائے اس کی قبولیت کا نشان یہ ظاہر فرما کہ اس کی افطاری میں خود نہ کروں بلکہ باہر سے میرے لیے افطاری کا سامان آئے۔‘‘

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا پورے تیس روزوں کی افطاری آپ کو باہر سے آئی۔

(ملخص از حیات بشیر صفحہ نمبر 202-201)

آپ کے ہر کام میں رضائے الٰہی مقصود ہوتی تھی چنانچہ مولوی فخر الدین ملتانی قادیان میں کتب کے تاجر تھے جماعت سے الگ کئے جانے سے قبل عموماً وہی آپ کی کتب شائع کرتے تھے۔

حضرت میاں صاحب فرماتے ہیں:

’’چونکہ مجھے تصنیف کا شوق تھا میں اپنی کتابیں انہیں دیا کرتا تھا اور وہ انہیں چھپوا کر اخروی ثواب کے ساتھ ساتھ دنیوی فائدہ بھی حاصل کیا کرتے تھے میں نے کبھی کسی تصنیف کے بدلہ میں ان سے کسی رنگ میں کچھ نہیں لیا۔ حتیٰ کہ میں ان سے خود اپنی تصنیف کردہ کتاب کا نسخہ بھی قیمتاً خریدا کرتا تھا میاں فخر الدین صاحب کو بسا اوقات اصرار ہوتا تھا کہ اپنی تصنیف کا کم از کم ایک نسخہ تو ہدیۃً لے لیا کرو مگر میں ہمیشہ یہ کہہ کر انکار کر دیا کرتا تھا کہ یہ بھی ایک گونہ معاوضہ ہے اور میں اس معاملہ میں معاوضہ سے اپنے ثواب کو مکدّر نہیں کرنا چاہتا۔‘‘

(الفضل 25 / اگست 1937ء صفحہ 4)

1951ء کا ذکر ہے ایک دوست نے آپ کی خیریت مزاج دریافت کی تو آپ نے فرمایا

’’ہاں شکر ہے میں اپنے خدا پر بالکل راضی ہوں۔‘‘

انہوں نے کہا خدا پر تو ہر شخص راضی ہوتا ہے آپ نے فرمایا

’’بے شک یہ درست ہے کہ کوئی شخص شرح صدر سے راضی ہوتا ہے اور کوئی اس مجبوری کی وجہ سے راضی ہوتا ہے کہ خدا کی تقدیر کو قبول کرنے کے بغیر چارہ نہیں لیکن الحمدللہ میں اپنے خدا پر شرح صدر سے راضی ہوں۔‘‘

آپ فرماتے ہیں:

’’میں نے اپنے دل کے سارے گوشوں میں جھانک کر اور کونے کونے کا جائزہ لے کر آخر یہی نتیجہ نکالا کہ میں خدا کے فضل سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اپنے خدا اور اس کی ہر تقدیر پر پورے شرح صدر کے ساتھ راضی ہوں۔‘‘

(حیات بشیر صفحہ نمبر 203)

آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود سے عشق

آپ کے وجود میں نبی کریم اور حضرت اقدس کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی چنانچہ آپ کی نبی کریم ﷺ سے محبت کا بھرپور اظہار آپ کی مشہور تصنیف سیرۃ خاتم النبیین ہے جسے آپ شدید خواہش کے باوجود پورا نہ کر سکے تاہم جس قدر لکھی گئی وہ دینی مسائل میں سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور آپ نے حضور ﷺ کی سیرت پر بہت سارے مضمون لکھے۔

اکتوبر 1959ء میں آپ نے رسول کریم ﷺ کی سیرت طیبہ پر ’’محمد ہست برہان محمد‘‘ کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا جس میں یہ الفاظ تحریر فرمائے۔

آنحضرت ﷺ (فداہٗ نفسی) کی سیرت کے متعلق کچھ لکھنا تو میری روح کی غذا ہے جس کی برکت سے میں اپنی بہت سی کمزوریوں کے باوجود جی رہا ہوں۔

(الفضل 13 / اکتوبر 1959ء)

آپ کو نبی کریم ﷺ سے کس قدر محبت تھی جس کا ذکر آپ نے مکرم مختار احمد ہاشمی صاحب سے کیا۔ مکرم ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔

’’آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔ ہاشمی صاحب! آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار اور اظہار کرتا ہوں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے لے کر اب تک میرے دل میں سب زیادہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی محبت جاگزین ہے حدیث میں آتا ہے ’’المرء مع من احب‘‘ اس لحاظ سے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت مجھے وہاں آنحضرت ﷺ کے قرب سے نواز دے گا اور پھر فرمایا آپ اس بات کے گواہ رہیں اور میں آپ کے سامنے اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کی قضاو قدر پر انشرح صدر سے راضی ہوں۔‘‘

(حیات بشیر صفحہ 207)

آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود سے کس قدر عشق تھا جس کا منہ بولتا ثبوت حضرت مسیح موعود سے متعلق روایات کا مجموعہ ہے جو آپ نے لکھا جس کا نام ’’سیرت المہدی‘‘ ہے اور آپ نے ذکر حبیب پر متعدد تقاریر فرمائی ہیں جو سیرت طیبہ، در منثور، درمکنون اور آئینہ جمال کے نام سے شائع ہوئی ہیں۔

آپ کے فرزند اکبر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آپ کی آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود سے عشق کی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آپ کا طریق تھا کہ گھر کی مجالس میں احادیث، نبی کریم ﷺ کی زندگی کے واقعات اور حضرت مسیح موعود کی زندگی کے حالات اکثر بیان فرماتے رہتے تھے۔ میرے اپنے تجربہ میں یہ ذکر سینکڑوں مرتبہ کیا ہوگا۔ لیکن مجھے یاد نہیں کہ کبھی ایک مرتبہ بھی نبی کریم ﷺ یا حضرت مسیح موعود کے ذکر سے آپ کی آنکھیں آبدیدہ ہوئی ہوں بڑی محبت اور سوز سے یہ باتیں بیان فرماتے تھے اور پھر ان کی روشنی میں کوئی نصیحت کرتے تھے۔‘‘

(الفضل 20 نومبر 1963ء صفحہ نمبر 4)

اطاعت امام

15 مئی 1924ء کو آپ کی بڑی صاحبزادی امۃ السلام کا نکاح محترم مرزا رشید احمد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پڑھایا حضرت مصلح موعود نے خطبہ نکاح میں فرمایا عزیزم میاں بشیر احمد نے

میرے ہی سپرد یہ معاملہ کیا ہے انہوں نے پہلے سے میری رائے پر یہ کام چھوڑا ہوا تھا اور میں نے ہی یہ رشتہ پسند کیا ہے۔ اس عہد کے مطابق ان کی طرف سے اب بھی میں ہی بولوں گا اور قبول کروں گا۔

انکسار اور اطاعت امام کا یہ کیسا شاندار نمونہ ہے کہ اپنی لڑکی کی شادی کا معاملہ آپ نے کلیۃً حضور کی مرضی پر چھوڑ دیا اور اس میں ذرہ بھی دخل نہیں دیا جہاں حضور نے فرمایا وہاں بلا چون و چرا سر تسلیم خم کر دیا۔

(حیات بشیر صفحہ نمبر 80)

خلافت سے محبت کا ایک یہ بھی انداز تھا کہ آپ کو جونہی یہ معلوم ہوتا کہ حضور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کوئی خاص تحقیق فرما رہے ہیں آپ حضور کے کام میں آسانی کی غرض سے اپنی رائے اور تحقیق حضور کو بھجوا دیتے مثلاً ایک بار حضرت مصلح موعود ''ایامیٰ'' کے متعلق تحقیق فرما رہے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے فوراً مفردات امام راغب، نہایہ ابن اثیر، فتح القدیر، المنجد، سے معنی لکھ کر بھجوا دیئے۔

(ملخص از حیات بشیر صفحہ نمبر 435)

رفقائے احمد سے محبت

حضرت مسیح موعود کے رفقاء سے بہت محبت اور ان کا احترام بھی کرتے تھے اور نوجوانوں کو تحریک کرتے رہتے تھے کہ ان بزرگان سے فائدہ اٹھائیں ان سے ملاقاتیں کریں اور برکات حاصل کریں۔

مکرم شاہد احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ:

مجلس مشاورت 1963ء کے پہلے یا دوسرے روز کی کارروائی جب اختتام پذیر ہوئی اور لوگ تعلیم الاسلام کالج ہال سے واپس اپنے گھروں کو روانہ ہوئے اور شام کا وقت تھا اور سخت گھٹا چھائی ہوئی تھی حضرت مسیح موعود کے پرانے (رفیق) حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری پاپیادہ واپس اپنی رہائش گاہ (غالباً فیکٹری ایریا میں کسی کے گھر میں مقیم تھے) کو جا رہے تھے۔ خاکسار بھی پیچھے واپس آ رہا تھا اتنے میں حضرت میاں صاحب کی کار بھی پیچھے سے آ گئی حضرت میاں صاحب نے حضرت قاضی صاحب کو دیکھ کر اپنی کارروائی اور قاضی صاحب کو کار پر بیٹھا کر ان کی رہائش گاہ تک پہنچا کر واپس ہوئے۔ بعض (رفقاء) کے ساتھ تو آپ کو اس قدر لگاؤ تھا کہ بعض اوقات آپ خود بھی ان کی ملاقات کے لئے پہنچ جاتے تھے ان بزرگ (رفقاء) میں سے حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی، حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہان پوری کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(حیات بشیر صفحہ نمبر 250)

واقفین زندگی کا احترام

آپ واقفین زندگی کا بہت احترام کیا کرتے تھے مکرم بشارت احمد صاحب امروہی لکھتے ہیں۔

تقسیم ملک کے بعد ابھی آپ کا دفتر جودھامل بلڈنگ میں ہی تھا کہ محترم مولوی عبدالحق ننگلی مغربی افریقہ میں فریضہ (دعوت الی اللہ) سرانجام دے کر واپس تشریف لائے۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کی خواہش کی میں انہیں اپنے ساتھ لے گیا۔ اس وقت آپ ایک نہایت ہی ضروری تصنیف میں مصروف تھے مجھے دیکھ کر کچھ کبیدہ خاطر ہوئے۔ لیکن جونہی میں نے یہ عرض کی کہ یہ مولوی صاحب مغربی افریقہ میں (دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں) خدمات سرانجام دے کر واپس تشریف لائے ہیں تو آپ کے چہرہ پر بشاشت کی ایک لہر دوڑ گئی اسی وقت قلم ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ اٹھے اور مولوی صاحب سے بغلگیر ہو گئے اور کافی دیر تک ان سے مغربی افریقہ کے (دعوت الی اللہ) تربیتی اور دیگر امور پر گفتگو فرمائی۔''

(ملخص از حیات بشیر صفحہ 235-236)

محترم مولوی محمد منور صاحب فاضل بیان کرتے ہیں کہ:

حضرت میاں صاحب کی قلمی خدمات کی وجہ سے مجھے زمانہ طالب علمی ہی سے آپ سے بڑی محبت پیدا ہو گئی تھی لیکن آپ کے خداداد رعب اور اپنے طبعی حجاب کی وجہ سے کبھی بات کرنے کی جرأت نہیں ہوئی جب مجھے 1948ء میں مغربی افریقہ بھجوایا گیا تو یہاں آ کر بھی میں نے ان کو خط نہ لکھا تھا جب میں واپس نومبر 1952ء میں رخصت پر پاکستان گیا تو بیت مبارک میں آپ سے ملاقات ہوئی آپ سے مصافحہ ہوا نیز عرض کی کہ چار سال تک (دعوت الی اللہ) کا فریضہ انجام دینے کے بعد آیا ہوں تو آپ نے گلے لگا لیا اور اس معانقہ کا لطف بیان سے باہر ہے غالباً نہ میاں صاحب مجھے جانتے تھے اور نہ ہی میرے ابا کی کوئی بڑی قربانیاں تھیں اور نہ ہی میاں صاحب کی عادت تھی کہ گلیوں میں لوگوں سے گلے ملتے رہیں اور مجھے بھی اس رعب کی وجہ سے ہمت معانقہ نہ ہوئی لیکن صرف یہ سننے پر کہ چند سال اشاعت دین میں لگائے ہیں آپ نے للّٰہی محبت کا اظہار فرمایا اور یہ محبت میرے لئے سرمایہ حیات بن چکی ہے۔

(ملخص از حیات بشیر صفحہ نمبر 237-238)

جذبہ خدمت دین

آپ کا قلمی میدان میں کام آپ کی اپنے کام میں انہماک اور'' خدمت دین کو ایک فضل الٰہی جانو'' کا منہ بولتا ثبوت ہے اب آپ کی خدمت دین کے جذبہ اور سادگی کے حوالہ سے ایک واقعہ درج کرتا ہوں۔

ستمبر 1924ء میں آپ کے پاؤں پر پھنسیاں نکل آئیں جن کی وجہ سے جوتا پہننا آپ کے لئے مشکل ہو گیا مگر آپ کی سادگی کا اور اپنے کام میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ آپ ننگے پاؤں ہی دفاتر میں اِدھر اُدھر جاتے رہے چنانچہ الفضل لکھتا ہے۔

حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب کے پاؤں پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں تھیں جن کی وجہ سے جوتا پہننا مشکل تھا۔ آپ کی سادگی پسند اور بے تکلفانہ مزاج کا یہ انتہائی ثبوت ہے کہ آپ ننگے پاؤں اِدھر اُدھر دفاتر میں خدمات سلسلہ کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔

(الفضل 25 ستمبر 1924ء)

نیک باتوں کی تلقین

محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی سابق ہیڈ کلرک نظارت خدمت درویشاں تحریر کرتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ میں حضرت میاں صاحب کے مکان پر دفتر کی ڈاک لے کر حاضر ہوا آپ نے کام کے اختتام پر فرمایا۔ مجھے بازار سے کوئی اچھا سا قلم خرید کر لا دیں چنانچہ میں بازار سے دو تین نمونے لے کر حاضر ہوا آپ نے ایک کاغذ پر باری باری ہر قلم سے کچھ لکھا اور بالآخر ایک قلم پسند فرما لیا۔ آپ نے مجھے اس قلم کی لکھائی بھی دکھائی۔ جب میں نے کاغذ دیکھا تو اس پر کئی مرتبہ بسم اللہ لکھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا میں نے جب کبھی بھی نیا قلم خرید کیا ہے تو اس سے ہمیشہ پہلے بسم اللہ ہی لکھی ہے جب قلم کی روانی اور خط دیکھنے کے لئے کچھ لکھنا ہی ہے تو بجائے کچھ اور لکھنے کے یا یونہی لکیریں ڈالنے کے کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ اسے اللہ کے نام سے شروع کیا جائے۔''

(حیات بشیر صفحہ نمبر 427)

اسی طرح قافلہ قادیان کے سلسلہ میں جو خط سرکاری دفاتر کو انگریزی میں بھجوائے جاتے ان کے بارے میں آپ نے دفتر کو مستقل ہدایت دے رکھی تھی کہ ان کے ابتداء میں

بسم اللہ...... نحمدہٗ و نصلی...... لکھا جائے جہاں خطاب کیا جائے وہاں السلام علیکم...... لکھا جائے۔

(حیات بشیر صفحہ نمبر 427)

قائداعظم کے نام خط

اگست 1948ء میں جب جناب قائداعظم محمد علی جناح صاحب مرحوم کوئٹہ میں مقیم تھے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک خط کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی کہ وہ پاکستان کے سرکاری دفاتر کے لئے ہدایت جاری فرمائیں کہ وہ اپنی محکمانہ خط و کتابت میں بھی ہر تحریر کے شروع میں بسم اللہ لکھا کریں اور جہاں مخاطب مسلمان ہوں وہاں السلام علیکم کے الفاظ بھی ضرور لکھا کریں مگر افسوس ہے کہ اس کے چند دن بعد ہی قائداعظم کا انتقال ہو گیا وروہ اس خط کی طرف توجہ نہ فرما سکے۔''

(الفضل 26 نومبر 1949ء)

آپ کی انکساری

آپ کی طبیعت میں حد درجہ کی انکساری پائی جاتی تھی۔ آپ کی پیدائش گو بشاراتِ الٰہیہ کے ماتحت ہوئی مگر آپ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا:

میں جب اپنے نفس میں نگاہ کرتا ہوں تو شرم کی وجہ سے پانی پانی ہو جاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمارے جیسے کمزور انسان کی پیدائش کو بھی بشارت کے قابل خیال کرتا ہے پھر اس وقت اس کے سوا سارا فلسفہ بھول جاتا ہوں کہ خدا کے فضل کے ہاتھ کو کون روک سکتا ہے۔

(حیات بشیر صفحہ نمبر 39)

اسی طرح ایک اور موقعہ پر آپ نے فرمایا۔

''یہ خاکسار حضرت مسیح موعود کے گھر میں پیدا ہوا اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصور کی گنجائش نہیں۔''

(سیرت طیبہ صفحہ نمبر 28)

محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کا بیان ہے۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ڈلہوزی تشریف لے جا رہے تھے اور احباب جماعت قادیان میں (بیت) مبارک کے نیچے سڑک پر ملاقات اور مصافحہ کے انتظار میں مختلف لائنوں میں کھڑے تھے۔ درمیان میں (بیت) مبارک کی سیڑھیوں کے نیچے لیٹر بکس کے پاس کار حضور کو لے جانے کے لئے کھڑی تھی حضور کو (بیت) مبارک کی کھڑکی میں سے آ کر اور سیڑھیوں میں سے اُتر کر کار میں سوار ہونا تھا۔ اتنے میں حضور کے تشریف لانے سے پہلے حضرت میاں صاحب (بیت) مبارک کی سیڑھیوں سے اتر کر تشریف لائے اور کار کے پاس کھڑے ہو گئے مگر دو منٹ کے بعد آپ نے فرمایا کہ

''جب میں سب سے آخر میں آیا ہوں تو سب سے آگے کھڑے ہو کر مجھے مصافحہ کرنے کا کیا حق ہے۔''

یہ فرما کر آپ ہجوم کو آہستہ سے ہٹاتے ہوئے سب سے آخری قطار میں میرے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں آپ کے اس انکسار کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔

(الفرقان، مرزا بشیر احمد نمبر، صفحہ نمبر 32)

خدا تعالیٰ حضرت میاں بشیر احمد ایم۔اے صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور ہمیں آپ جیسا عشق الٰہی اور عشق رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود عطا فرمائے۔ (آمین)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعزاز

مکرم شاہد احمد شاہ صاحب صدر فضل عمر ہاکی کلب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کے کھلاڑی مکرم عزیر احمد صاحب نے تھائی لینڈ میں ہونے والے ایک انٹر کلبز ٹورنامنٹ میں نیشنل ہاکی کلب کراچی کی جانب سے کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ ٹورنامنٹ میں تھائی لینڈ کے مختلف کلبز نے حصہ لیا۔ فائنل میچ نیشنل ہاکی کلب کراچی اور سارا ووری کلب تھائی لینڈ کے درمیان کھیلا گیا جو کہ کراچی ہاکی کلب نے جیت لیا اور اول پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل کے حقدار قرار پائے۔ قبل ازیں بھی مکرم عزیر احمد نے بحرین میں ہونے والے ایک ٹورنامنٹ میں حصہ لیا تھا اور گولڈ میڈل حاصل کیا تھا۔ علاوہ ازیں فضل عمر ہاکی کلب کے عزیزم مزمل احمد آل پنجاب کالجز ٹورنامنٹ میں، عزیزم یاسر محمد آل پنجاب انڈر 14 ٹورنامنٹ میں اور عزیزم شکیل احمد پنجاب لیول میں براونز میڈل حاصل کر چکے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کھلاڑیوں کیلئے یہ اعزاز بابرکت کرے اور ان تمام کھلاڑیوں اور فضل عمر ہاکی کلب کو مزید کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

مپیل لیف سیمنٹ فیکٹری کو اپنے ہیڈ آفس اور پلانٹ کے لئے ڈپٹی جنرل مینیجر فنانس، مینیجر فنانس، اسسٹنٹ مینیجر فنانس اور ایگزیکٹو فنانس کی ضرورت ہے۔

مپیل لیف سیمنٹ فیکٹری کو شیخوپورہ کیلئے سیلز آفیسر کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جن کی تعلیم M.B.A یا B.Com ہو اور ایک سے دو سالہ تجربہ رکھتے ہوں، وہ اس جاب کیلئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

میزان بینک کو ملک میں قائم اپنی مختلف برانچز کیلئے برانچ مینیجر، آپریشن مینیجرز، آپریشن آفیسرز، کیش آفیسرز، پرسنل بینکنگ مینیجرز اینڈ پرسنل بینکنگ آفیسرز، ریلیشن شپ مینیجرز اینڈ ریلیشن شپ آفیسرز، ایس ایم ای اینڈ کمرشل اور ریجنل سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔ آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

http://jobs.meezanbank.com

الائیڈ بینک لمیٹڈ کو بیچلر ڈگری ہولڈرز سے ٹیلر کی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

یو این ورلڈ فوڈ پروگرام کو اسلام آباد کیلئے سینئر سٹاف اسسٹنٹ (GS7) کی خالی آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہشمند احباب تفصیلات جاننے اور آن لائن اپلائی کرنے کے لئے وزٹ کریں۔

http://jobs.un.org.pk

فوجی فرٹیلائزر کمپنی لمیٹڈ کو مکینیکل، کیمیکل، الیکٹریکل، انسٹرومنٹ اینڈ کیمسٹری کے شعبہ جات کیلئے فریش گریجوایٹ انجینئرز/کیمسٹ کی بطور مینجمنٹ ٹریِیز کی ضرورت ہے۔ رجسٹریشن کے لئے NTS کی ویب سائٹ وزٹ کریں۔

ری لوڈ پاکستان کو ملک کے بڑے شہروں کیلئے ریجنل سیلز مینیجر، ریجنل سیلز ایگزیکٹوز، مینیجر ایچ آر (فی میل) مینیجرز کورپوریٹ سیلز، الیکٹرونکس انجینئر، برانچ مینیجرز، کسٹمر سروس آفیسرز (فی میل) فرنٹ ڈیسک آفیسرز (فی میل) اور کوریئر کی ضرورت ہے۔

ستارہ پٹرولیم پرائیویٹ لمیٹڈ کو وہیکل ٹریکر/CCTV کیمرہ سپروائزر کی ضرورت ہے۔

چائنا کمیونیکیشن سروس انٹرنیشنل کمپنی لمیٹڈ کو SOR/CISO ٹرانسمیشن انجینئر، سروے اینڈ ڈیزائن انجینئر (فائبر) فائبر ٹیکنیشن، جی آئی ایس سٹاف، سول ورک فورمین اینڈ سپروائزر، ڈرائیورز، ٹرنچر آپریٹر، میسن (لیبر) اور الیکٹرو مکینیکل انجینئر کی ضرورت ہے۔ تمام آسامیوں کیلئے انگلش کمیونیکیشن سکل کا ہونا ضروری ہے۔

لاہور کے مختلف ادارہ جات میں ڈرائیورز کی ضرورت ہے۔ ملازمت کے خواہشمند احباب نظارت صنعت و تجارت سے رابطہ کریں۔

نوٹ: اشتہار نمبر 1 تا 9 کی تفصیل کیلئے 8 دسمبر 2013ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

مکرم فرید احمد صاحب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نانا مکرم سید محمد صاحب ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں اور آجکل آپ کی طبیعت کافی خراب ہوگئی ہے۔ ہسپتال داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم رانا لقمان احمد صاحب معلم وقف جدید چک 20 بستی شادی ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دو بیٹوں کے بعد مورخہ 2 دسمبر 2013ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ اس کا نام ناشئہ لقمان تجویز ہوا ہے۔ اس کے نیک، صالح اور درازی عمر ہونے کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم منظور الحق سیٹھی صاحب ابن مکرم عبدالحق سیٹھی صاحب مرحوم تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ الکریم سیٹھی صاحبہ مورخہ 16/اکتوبر 2013ء فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئی تھیں۔ مرحومہ کی وفات پر عزیز و اقارب اور دوست احباب کثرت سے تشریف لائے اور اندرون و بیرون ملک بذریعہ فون بھی تعزیتی پیغامات دیتے رہے اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔ خاکسار اپنی فیملی کی طرف سے فرداً فرداً ان تمام احباب کا تہہ دل سے مشکور ہے جنہوں نے ہمارے اس غم میں شریک ہو کر ہماری دلجوئی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم سے نوازے۔ نیز احباب جماعت سے مرحومہ کے درجات کی بلندی کے لئے درخواست دعا ہے۔

وضاحت

الفضل 5 دسمبر 2013ء کے صفحہ 8 پر نماز جنازہ غائب کی فہرست میں احمد سعید اختر صاحب کا بھی ذکر ہے اور لکھا گیا ہے کہ واپڈا ٹاؤن لاہور میں ناظم انصاراللہ رہے۔ وہ ناظم نہیں بلکہ زعیم انصاراللہ رہے ہیں۔

الفضل 12 دسمبر صفحہ 6 پر مضمون نگار پروفیسر مبارک احمد صاحب سے مراد پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب ہیں۔ احباب درستی فرمالیں۔

(ادارہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مکرم وسیم احمد ظفر ثانی صاحب

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ پلاتو ریجن ٹوگو

خدا کے فضل سے امسال مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو پلاتو ریجن کو دس روزہ تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس تربیتی کلاس کے لئے موریطان مجلس کا انتخاب کیا گیا جس میں ریجن بھر سے 25 خدام شامل ہوئے۔

کلاس کے لئے کم از کم معیار میٹرک مقرر تھا۔ روزانہ نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی۔ کلاس کو بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک حصہ میں صرف نومبایعین شامل تھے جن کی تعداد چھ تھی اور یہ پانچ مجالس سے تشریف لائے تھے۔ اس کلاس کے دوران قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم کی تلاوت، طہارت و وضو، نماز سادہ و باترجمہ، روزمرہ کی دعائیں اور احادیث یاد کروائی گئیں۔ اسی طرح تمام خدام کو خدام الاحمدیہ کا عہد بھی یاد کروایا گیا۔

کلاس کی افتتاحی تقریب 10 ستمبر 2013ء کو منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ عہد دہرانے کے بعد ایک خادم نے عربی نظم پڑھی۔ جس کے بعد جماعت احمدیہ ٹوگو کے قائم مقام صدر مکرم محمد عارف صاحب نے خدام کو بعض امور کی طرف توجہ دلائی اور دعا کروائی۔ بعد میں خاکسار نے خدام الاحمدیہ کا تعارف کروایا اور اس کے قیام کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ نیز تربیتی کلاس اور اس کی اہمیت بھی اجاگر کی۔ کلاس کے دوران تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت کے علاوہ رہن سہن کے آداب بھی سکھائے گئے۔ روزانہ رات کو مجالس سوال و جواب منعقد کی گئی۔ کلاس کے اختتام پر تمام شاملین کو اسناد دی گئیں۔ 22/ستمبر کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم سوکلو محمد صاحب نیشنل صدر انصاراللہ نے شرکت کی اور پوزیشن لینے والے خدام میں انعامات بھی تقسیم کئے۔ جبکہ خاکسار نے اطاعت کی اہمیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

قارئین کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بالخیر کرے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2013ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

20 دسمبر 2013ء

5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
6:05 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:35 am	جاپانی سروس
8:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	لاس اینجلس کی تاریخ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:35 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	خلافت خامسہ کا دس سالہ بابرکت دور
8:55 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

21 دسمبر 2013ء

12:25 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
10:05 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع 3 اکتوبر 2010ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	جمہوریت سے انتہا پسندی تک
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع

22 دسمبر 2013ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:30 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 am	الترتیل
6:25 am	لجنہ اماء اللہ یو کے اجتماع
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
9:05 am	قرآن کریم اور سائنس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
1:50 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	یسرنا القرآن
5:40 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
6:45 pm	بنگلہ سروس
7:50 pm	گلشن وقف نو
9:00 pm	پریس پوائنٹ Live
10:05 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

23 دسمبر 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	فوڈ فار تھاٹ
2:05 am	پریس پوائنٹ
3:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
4:15 am	سوال وجواب
5:25 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	گلشن وقف نو
7:15 am	فوڈ فار تھاٹ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 20 دسمبر 2013ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ ملاقات 10 مئی 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 اکتوبر 2013ء
4:00 pm	Apple of Kashmir
4:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 فروری 2008ء
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:10 pm	Apple of Kashmir
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

☆.........☆.........☆

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔دسمبر

طلوع فجر	5:32
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:08

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 دسمبر 2013ء

6:15 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
8:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ہدیٰ
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 دسمبر 2013ء
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

اکسیر اوجاع جوڑوں کی درد کی مفید دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PH:047-6212434,6211434

گل احمد، نشاط، اتحاد اور فردوس کی مکمل ورائٹی
نیز بہترین فینسی ورائٹی کا مرکز
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ (نزد اقصیٰ چوک) ربوہ: 92-47-6213312

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

اٹھوال فیبرکس
بوتیک وفینسی ورائٹی کا مرکز
اتحاد کاٹن + جرمن لیلن + گرم وول، بریزہ + اتحاد کھدر
4P + سٹار کھدر + مرینہ شرٹ + لیلن شرٹ اور شال کی
تمام ورائٹی مناسب ریٹ پر
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر اٹھوال 0333-3354914
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10